ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخ ابتدائے اشاعت ۰۷۔۱۴۰۔۲۱۔۲۸۰

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب)

احمدی

# الحکم

چہ گویم یا تو گرائی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷ ۔
شرح قیمت ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

(۱) عوام سے ۔ صہ
(۲) خواص سے ۔ عہ
(۳) ہندوستان سے باہر ۔ ۷
(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۔ ۱۲

نمبر ۲۹ | قادیان دار الامان ۱۴ و ۲۱ اگست ۱۹۰۹ء مطابق ۲۶ رجب و ۳ شعبان ۱۳۲۷ھ | جلد ۱۳




## ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا ہے۔ کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع ہو جائے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جن سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقائق و معارف قرآنی کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس داں بھی حظ اُٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

قیمت ہر چہار (چار سو پیسہ)

تفسیر سورہ بقرہ مکمل تین روپے چار آنے

سے ۳/۴ ؍

(تصوف کا خزانہ معرفت اور حقائق کا گنجینہ)

## مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک سیرت کے آئینہ ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جائے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں سے تولنے میں بھی سستا ہے۔ باین قیمت صرف ۸/ فی جلد۔ دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے۔ الحمد للہ کہ میرے پاس بہت سا سامان جمع ہے۔

## پتہ

(تمام خط و کتابت یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے نام)
(آنی چاہیئں)

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پرنٹر کے اہتمام سے چھپا

# گذشتہ اور موجودہ اسلام

اس عنوان پر اخبار وکیل میں ایک طویل مضمون لکھا گیا ہے یہاں صرف تھوڑا سا حصہ دیا جاتا ہے جو کہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ "کہ قرن اول میں مذہب اسلام کتاب و سنت میں محدود تھا اور علماء اپنی رائے کو رائے سمجھتے تھے جسکا صحیح اور غلط ہونا ممکن ہے وہ اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص انکی رائے کو قلمبند کرے تو وہ اپنی رائے کو مانے اور اسپر عمل کرنیکے لیے کسی شخص کو مجبور کرتے تھے۔ مگر اس کے بعد جو زمانہ آیا۔ اس میں خیالی واقعات تراشے گئے اور ان کی نسبت فتوے لیے گئے پھر یونانیوں کے علوم عربی زبان میں ترجمہ کیے گئے اور ان کے سبب سے بھی ہزاروں نئے مسائل پیدا ہوگئے" رفتہ رفتہ اسلام ایسی رایوں اور ایسے خیالات کا مجموعہ بنگیا جنکو خالص اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے پہلے جو چیز موجود تھی جب انکی ماہیت بدل گئی تو وہ مضر ہوگئی۔ اب اسلام کا بھی نام رہگیا ہے حقیقت کے لحاظ سے وہ اسلام نہیں رہا موجودہ اسلام کا نتیجہ جمود کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جمود کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک انچ بھی موجودہ مذہب سے ہٹتا ہے۔ وہ لامذہب خیال کیا جاتا ہے گذشتہ اسلام ایمان اور اعمال نیک کے مجموعے کا نام تھا موجودہ اسلام یونانی منطق اور فلسفہ اور مختلف رایوں اور خیالوں کا مجموعہ ہے گذشتہ اسلام کی بنیاد قوانین قدرت کی تحقیقات پر تھی موجودہ اسلام کی بنیاد خیالی علوم اور تقلیدی مسائل پر ہے دونوں مذہبوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۲۔ مذہب اسلام جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابی قائم تھے اسکا اصول عدم تقلید تھا۔ اسلام نے یہ صدا بلند کی تھی کہ ہر انسان کی بازپرس خود اسی سے ہوسکتی ہے بیٹے کی نسبت باپ سے اور باپ کی نسبت بیٹے سے کوئی مواخذہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ جو قومیں گمراہ ہوئیں انہوں نے کسی بات پر بذات خود غور نہیں کیا بہت سی آیتوں میں بطور تحقیر کے ان قوموں کے تقلیدی خیالات بیان کیے گئے ہیں مثلاً ایک جگہ انکا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جو اپنے باپ دادا کو اسی مذہب پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش قدم پر چلتے رہینگے" قرآن اول کے مسلمان اس اصول کو خوب سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اگر ہم بھی تقلید اختیار کرینگے تو ان قوموں کی طرح تباہ ہوجائینگے ایکدفعہ ربیعہ زار و قطار رو رہی تھی۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا انہوں نے کہا آجکل کی حالت عجیب ہے علم لوگ علماء کی سرپرستی میں اسطرح ہیں جیسے بچے ماں باپ کی گود میں ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات سے انکو منع کریں تو رک جاتے ہیں۔ اور اگر کسی کام کو کہیں تو وہ اسکو کرنے لگتے ہیں۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں تم اپنے استاد کی رائے کی غلطی معلوم نہیں کرسکتے جب تک کہ دوسرے کے پاس نہ بیٹھو عبید اللہ بن معتمر کا قول ہے۔ کہ اس آدمی میں جو تقلید کرتا ہے۔ اور اس جانور میں جو ہانکا جاتا ہے کوئی فرق نہیں ہے

امام ابوحنیفہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص میری رائے کی دلیل نہ جانتا ہو اسکو لازم ہے کہ میری رائے کیموافق فتوے دے فتویٰ دیتے وقت امام ممدوح اکثر فرمایا کرتے تھے ابوحنیفہ کی رائے ہے اگر کسی کو اس سے بہتر رائے معلوم ہو تو وہ اسپر عمل کرے۔

امام مالک جب کسی مسئلہ میں کوئی رائے دیتے تھے۔ تو لوگوں سے فرمایا کرتے تھے اس رائے کو سوچ سمجھکر اختیار کرنا کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے بجز پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی بات بلا چون و چرا تسلیم کیجائے۔

امام شافعی نے ربیع سے فرمایا اے ابو اسحاق تم میری ہر بات میں تقلید نہ کرنا پہلے خود غور کر لینا کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے۔

امام حنبل کا قول ہے محدثین کی باتوں پر خوب غور کر لیا کرو کیونکہ جو شخص معلوم نہ ہو اسکی تقلید کرنا خطرناک ہے اور اس سے دل کی آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں۔

باوجود ان باتوں کے جو بیان کیں آجکل کے لوگ تقلید نہ کرنیکو گناہ اور بدعت خیال کرتے ہیں یہ سچ ہے کہ عوام کے لئے تقلید کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ خطا اور صواب میں تمیز نہیں کرسکتے مگر کل قوم کے لیے جس میں عالم بھی ہیں اور جاہل بھی یہ رائے کیونکر دیجا سکتی ہے۔ کہ وہ تقلید کریں بلا شبہہ ہر زمانہ میں ایسے علماء کا ایک گروہ ہونا چاہیئے جو زمانہ گذشتہ و موجودہ کے معاملات سے واقف ہوں تاکہ وہ تمام ضروری مسائل میں اپنے اجتہاد سے رائے دیسکیں عوام جو تقلید کرتے ہیں انکی مثال اندھوں کی سی ہے۔ جنکو دوسرے آدمی ہاتھ پکڑ کر لیجاتے ہیں۔ اگر کل قوم مقلد ہو تو کیا وہ اندھوں کی قوم نہ کہلائیگی۔؟

اگر اسلام کے ابتدائی اصولوں کی بنیاد جمود اور تقلید پر ہوتی تو آج کل کے لوگوں کی تقلید پرستی پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا مگر جب مذہب اسلام کا اصلی اصول عدم تقلید ہے۔ اور تقلید کرنیوالوں کی نسبت لعنت ملامت کے الفاظ قرآن مجید میں مذکور ہیں تو ہمارے زمانہ کے لوگ کیا عذر کرسکتے ہیں! تقلید غلامی کا نام ہے اور ہمارا مذہب آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔ تقلید اندھے پن کو کہتے ہیں اور ہمارا مذہب بصیرت کی آنکھیں کھولتا ہے۔ تقلید سکون اور جمود کا سبق دیتی ہے اور ہمارا مذہب ترقی کی صدا کو بلند کرتا ہے تقلید اسلام کا اصول کیونکر ہوسکتی ہے۔ جب کہ اسلام دنیا میں اسی غرض سے آیا تھا کہ لوگوں کی تقلید سے نجات دے۔ جس نے انکو پستی اور تباہی کے

غائب ہو گیا تھا۔

بعض لوگ تعلیم یافتوں پر افسوس کرتے ہیں کہ وہ اسلام سے خارج ہوتے جاتے ہیں اور اسکا سبب یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں یورپ کے رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں مگر یہ سبب صحیح نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوان مذہبی لوگوں کے گروہ میں اسلیئے شامل نہیں ہوتے کہ وہ اپنے تئیں اس گروہ سے بالاتر رکھنا چاہتے ہیں اور ان دونوں گروہوں میں اصلی اختلافات موجود ہیں جنکا مختصر بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مذہبی لوگ مقلد ہیں اور وہ گذشتہ لوگوں کی تقلید کرتے رہتے ہیں گو کہ وہ ان لوگوں سے صرف ایک صدی پہلے ہو گذرے ہوں اور انکی کتابوں کو مذہبی کتابیں خیال کرتے ہیں گو کہ انکی رائیوں کی غلطی واضح اور بدیہی ہو تعلیم یافتہ نوجوان دیکھتے ہیں کہ آجکل کے مذہبی لوگ اگلے زمانہ کے لوگوں کی غلط رائوں پر اصرار کرتے ہیں اور انکی تاویل کرنے پر آمادہ رہتے ہیں یہ کہنے کی جرأت ان میں ہرگز نہیں ہے کہ یہ رائے صحیح ہے اور یہ رائے غلط ہے وہ اگلے زمانہ کے ہر شخص کو جس کی کوئی رائے کتابوں میں درج ہے۔ معصوم خیال کرتے ہیں۔ برخلاف اسکے تعلیم یافتہ نوجوان علوم طبعی کا مطالعہ کرتے ہیں اور وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ بڑے سے بڑے نامور علماء بھی فطرت کے تمام حقایق سے آگاہ نہیں تھے بیشمار حقایق ایسے ہیں جو ابتک معلوم نہیں ہوتے اور بہت سے اسرار ہیں۔ جن کے حل کرنے سے بڑے بڑے محقق حیران اور عاجز ہیں۔ اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہیں اسکے علاوہ یہ بھی جانتے ہیں کہ عقل انسانی رفتہ رفتہ کمال کی طرف حرکت کر رہی ہے اسی سبب سے جب وہ کسی علمی کتاب کو خریدنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اسکی تاریخ تصنیف اور تاریخ اشاعت معلوم کرتے ہیں اگر وہ کتاب جدید التصنیف اور جدید الاشاعت ہوتی ہے۔ تو اسکو خرید لیتے ہیں اور اگر وہ دو تین سال پہلے کی بھی تصنیف ہے۔ تو اس خیال سے اسکو نہیں خریدتے کہ شاید اس عرصہ میں جدید باتیں معلوم ہوئی ہوں اور علم میں اضافہ ہو گیا ہو۔ جن نوجوانوں کی یہ حالت ہو ان سے یہ کہنا کہ وہ قدیم زمانہ کے لوگوں کی رائیں بغیر کسی نکتہ چینی اور بغیر کسی درایت کے قبول کر لیں محض حماقت ہے اس بنا پر ناممکن ہے۔ کہ وہ موجودہ مذہب اسلام کو تسلیم کر لیں۔ اور موجودہ مذہبی گروہ میں اپنے تئیں شریک کرنا چاہیں

آج کل کے مذہبی علماء اپنی کتابوں میں اس عربی زبان کا استعمال کرتے ہیں جس میں منطق اور فلسفہ کی اصطلاحیں شامل ہو گئی ہیں۔ اور اس سبب سے وہ بالکل چیستان بن گئی ہیں۔ برخلاف اسکے مصر کے تعلیمیافتہ نوجوان واضح اور رواں عربی زبان سے آشنا ہیں پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایسی الجھی اور پیچ در پیچ عبارتوں کی کتابوں کو مطالعہ میں لانا پسند کریں جو آجکل کے علماء کے زیر مطالعہ رہتی ہیں۔

مذہبی علماء نے مذہب کی بنیاد منطق اور کلام پر رکھی ہے۔ جدید تعلیم یافتہ منطق وغیرہ سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ فلسفہ جدید نے ان کو دنیا کے واقعات پر غور کرنا بتایا ہے۔ نہ کہ لوگوں کے اقوال و آراء پر غور کرنا اگر تم کسی تعلیمیافتہ سے کہو کہ یہ چیز حرام ہے۔ تو وہ حرام ہونیکی وجہ دریافت کریگا اگر تم کہو کہ فلاں عالم نے اسکو حرام لکھا ہے تو وہ اسکو تسلیم نہیں کریگا۔ بلکہ دریافت کریگا کہ اسکی واقعی دلیل کیا ہے نیز وہ کہے گا کہ خدا نے مضر چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اور مفید چیزوں کو حلال کیا ہے۔ اگر تم اس چیز کو حرام کہتے ہو تو بتاؤ کہ اس سے کیا نقصان متصور ہے اگر تم اسکا جواب نہ دے سکو گے تو وہ تم سے منہ پھیر لے گا۔ اور اسکے بعد تم کبھی اس پر قابو نہ پاؤگے۔

اس صورت میں جدید تعلیمیافتہ موجودہ مذہب کے لحاظ سے کیونکر دیندار بن سکتے ہیں۔

مذہبی لوگ تمام دنیا سے الگ تھلگ ہیں اور دنیاوی علوم سے بے خبر ہیں اس سبب سے وہ متداول اور مطبوعہ کتابوں میں جو کچھ پڑھتے ہیں۔ اس پر آسانی سے یقین کر لیتے ہیں گو کہ وہ قرآن مجید کے مسلمہ اصولوں کے برخلاف ہو پھر اسکی تاویل کرتے ہیں اور ہر طرح سے اسکو درست اور صحیح ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں برخلاف اسکے تعلیم یافتہ نوجوان اخلاقی دلیری رکھتے ہیں۔ اور اس سبب سے وہ ہر قول کو جانچتے اور ہر رائے کو پرکھتے ہیں اور بے تکلف اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس حالت میں دونوں گروہوں کا اختلاف کیونکر رفع ہو سکتا ہے۔

جدید تعلیم یافتہ جو آجکل کے مصنوعی مذہب سے سرکش نظر آتے ہیں اگر ان کے روبرو اصلی اور خالص اسلام کی تصویر کھینچی جائے اور وہ اسکو اچھی طرح سمجھ جائیں تو اسکے قبول کرنے میں انکو کوئی عذر نہ ہوگا۔

خالص مذہب اسلام وہ مذہب ہے جسکا اثر دلوں کی گہرائیوں میں ہوتا ہے۔ اور جس کے سامنے آسمان اور زمین اپنا سر جھکاتے ہیں یہی وہ مذہب تھا جس نے عرب کی قوم کو بت پرستی اور بد تقلید کی غلامی سے آزاد کیا تھا اور ایسے ایسے معجزے دکھائے تھے کہ دنیا دنگ رہ گئی تھی۔ ممکن نہیں ہے کہ یہ اصلی جوہر گرد و غبار سے پاک و صاف کر کے تعلیم یافتوں کے سامنے لایا جائے اور وہ اسیر عاشق نہ ہو جائیں۔

(باقی آئندہ)

# ملفوظات احمدیہ

(ڈائری کا اقتباس)

## مامور کی صحبت بہترین معلم ہے

شریعت کی کتابیں حقایق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن حقایق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں ملسکتی جب کہ صادق کی صحبت اخلاص اور صدق سے اختیار نہ کیجاوے اسی لیئے قرآن شریف فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان اور اتقا کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہو کیونکہ اسکی صحبت میں رہکر وہ اسکے انفاس طیبہ عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

## قبول ہونیوالی دعا کا راز

دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ اسکے لیئے دل میں ایک سچا جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ خود ہی ایک دعا سکھا دیتا ہے۔ اور الہامی طور پر اسکا پیرایہ بتا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے فتلقی آدم من ربہ کلمات اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونیوالی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔

بعض وقت ایسی دعا میں ایسا حصہ بھی ہوتا ہے۔ جسکو دعا کرنیوالا پسند کرتا ہے مگر وہ قبول ہو جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس آیت کے مصداق ہے۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم

## مامور من اللہ کی سچی ہمدردی

مامور من اللہ جب آتا ہے تو اسکی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے۔ اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اسلیئے کہ آپ کل دنیا کے مامور ہو کر آئے تھے۔ اور آپ سے پہلے جسقدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لیئے آپکی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین اسکے ایک تو یہ معنے ہیں کہ کیا تو انکے مومن نہونے کے فکر میں اپنی جان دیدیگا۔ اس آیت سے اس درد اور فکر کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جو آپکو دنیا کی تباہ حالت دیکھکر ہوتا تھا۔ کہ وہ مومن بنجاویں یہ تو آپکی عام ہمدردی کے لئے ہے۔ اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہیں کہ مومن کو مومن بننے کی فکر میں تو اپنی جان دیدیگا۔ یعنی ایمان کو کامل بنانے میں ؂

اسی لیئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ بظاہر تو یہ تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہوگی لیکن جب حقیقت حال پر غور کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کئی مراتب ہوتے ہیں اس لیئے اللہ تعالیٰ تکمیل چاہتا ہے۔

غرض مامور کی ہمدردی مخلوق کیساتھ اس درجہ کی ہوتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اس سے متاثر ہوتا ہے۔

## رسول مامور

اللہ تعالیٰ اور اس کے ماموروں کے درمیان دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ مامور تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہوتا ہی ہے۔ لیکن بعض مقامات پر اللہ تعالیٰ بھی مامور کا رسول ہو جاتا ہے یہ ایک ایک بھید ہے۔ جسکو ہر شخص جلدی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ صورت اسوقت پیدا ہوتی ہے۔ جب امور اپنی جماعت کو اپنی منشا کے موافق نہیں دیکھتا۔ تو اسکے دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے اور اسپر ایک ٹھوکر لگتی ہے اس وقت خدا تعالیٰ تمثیلی طور پر بعض افراد کو انکے عیوب ان پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اور کبھی اس فعل کا علم مامور اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے انسان دو نوکو ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک ہی کو ہوتا ہے۔

ہم اس عقیدہ کو حل کرنے کے لیئے ذرا مثال کے طور پر سمجھا دیتے ہیں بہت سے لوگ ایسے ہونگے بلکہ قریباً ہر ایک شخص پر اس قسم کے واقعات گذرے ہونگے۔ کہ جب کبھی وہ کسی گناہ کی حالت میں گرفتار ہوئے تو رویا میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نے زیارت کی اور اس گناہ کی حالت سے بچ گیا۔ اس قسم کے تمثلات ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا مامور کا رسول ہو کر اپنا فیض پہونچاتا ہے۔

## مذہب ایک سائنس ہی

اسوقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے۔ بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ زمانہ کشف حقایق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لیئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کروں

# دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ شب و روز اپنے خادموں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اپنے چشمہ نور سے ہزاروں پیاسے پرندوں کو معرفت کا پانی پلاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الرشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ ایک تھوڑے عرصہ کے لئے کشمیر تشریف لیگئے تھے آجکل اُنکی تشریف آوری خبر سنکر ہر ایک آنکھ برائے شوق اُنکے راستہ کو دیکھ رہی ہے۔ اکیس کو یا بائیس کو آپ قادیان میں پہنچ جائینگے۔

**گذشتہ ایام میں** تقریبًا ہر روز رات کو بارش کی تھوڑی سی بوچھاڑ آتی رہی ہے اور آجکل بھی بادلوں کا دور رہتا ہے۔

**تمام مہاجرین** قادیان خداوند تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں اور الٰہی فیض کو حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

**ایڈیٹر الحکم** جو کہ تقریبًا ایک ماہ سے کسی دینی خدمت کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں انشاء اللہ پانچ چھ روز کے بعد واپس آجائینگے۔

**آجکل** قادیان میں بہت سے احمدی طالب علم مختلف مقامات سے بسبب موسم گرما کی تعطیلات کے آئے ہوئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت بابرکت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کاش کہ اور بھائی بھی اس بات کی طرف رجوع کریں۔

(مبارک)

# مختلف اخبار

**مدن لال** ڈھنگرہ منگل کے روز صبح کے وقت لنڈن کے جیلخانے پینٹن ویلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا اور وہ درخواست جو اُسکے بدن کو جلانے کے لئے کی گئی تھی نامنظور کی گئی۔

نیک فطرت لوگوں کو چاہیئے کہ اس سے سبق لیں۔ اور قرآن شریف کے اس رول کو یاد رکھیں۔ جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ مثلہا۔ بھلا الٰہی قانون کو کوئی توڑ سکتا ہے۔؟

## ایک ساتھ تین بچوں کی پیدایش

۱۶ر اگست کو لاہور محلہ کے زبان میں مالکا دفتری کے گھر میں تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ تینوں ابتک زندہ ہیں۔ اسجگہ خدا کی قدرت کا پتہ لگتا ہے۔

دہریہ لوگ خبردار ہوں کیونکہ خدا ان پر یہ علامات دکھا کر حجت پوری کر رہا ہے۔ چاہیئے کہ آج سبق سیکھیں ورنہ موت کے وقت تو ذرہ بھی مہلت نہ ملیگی۔

اور آریہ لوگ بھی خبردار ہیں یہ تو وید اور رمیا شندی قانون کو توڑنے والی علامت ہے۔ کیا خوب کسی نے کہا ہے

کسے ز چون و چرا دم نمی تواند زد
کہ نقش بند حوادث ورائے چون چراست

# زلزلہ

دوشنبہ کو آلات زلزلہ نگار کے ذریعہ سے دن کے ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر زلزلہ کا ایک خفیف جھٹکا محسوس ہوا۔

(از پیسہ)

خدا تعالیٰ کے مرسل کی پیشگوئیاں کیونکر پوری نہ ہوں مخالف پچھے زور لگائیں کیا بن سکتا ہے۔ کب تک وہ حق کو چھپائینگے۔

کبھی تھمتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندو سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(مبارک)

# اطلاع

تمام ناظرین الحکم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ اکثر احباب ایسا نہیں کرتے۔ اور جب جواب بعیر ملتا تو شکایت کرتے

# کلمات طیبات حضرت امام الزمان

**روحانی فائدہ حاصل کرنیکے لیئے آپ بھی کوشش چاہیئے**

ایک شخص نے عرض کی تھی کہ میں روحانی فائدہ حاصل کرنیکے واسطے یہاں آیا ہوں مجھے کچھہ بتایا جاوے۔

فرمایا رُوحانی فائدہ بھی انہیں کو پہنچا ہے جو آپ کوشش کرتے ہیں۔

دیکھو ہمارے نبی کریم صلعم سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر اُنہوں نے بھی دین کیخاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نکرتا مگر اس نے دُنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھہ ہوتا ہے اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے انسان کیسے کیسے دُکھہ اُٹھاتا ہے اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جاکر کچھہ حاصل ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے کچھہ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاوے تو پھر انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے اور کسقدر خرچ کرتا ہے اور کتنی کوشش کرتا ہے اور اگر باوجود اپنی کوشش کے وہ مقدمہ خارج ہوتا جاتا ہے تو پھر اپیل کرتا ہے بلکہ اگر وہ بھی خارج ہو جاتی ہے تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کرکے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کا کیا کر گذرتا ہے تو کیا

**دنیا کے لئے محنت کرتے ہو تو دین کیلئے بھی محنت کرو**

ایسا سمجھنا چاہیئے کہ وہ محض پھونک مارنے سے اور کسی ورد وظیفہ کے کرنے سے حاصل ہو جائیگا؟ اور یہی آرام طلبی گذرانے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائیگی؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ؏ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف زبانی

**زبانی قیل وقال سے کچھہ نہیں بنتا امتحانوں میں پورے اترو**

قیل وقال پر ہی انکو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لائے دیندار سمجھے جائینگے اور انکا امتحان نہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمایش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور جب تک کوئی شخص آزمایش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دُکھہ کے بعد ہی راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دُکھہ اور مصیبت برداشت کرنے کیلئے قائم نہیں وہ کاٹا جائیگا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں روحانی فوائد حاصل کرنے کیلئے پہلے اپنے آپکو دُکھہ اور تکالیف اُٹھانے کیلئے تیار کر لینا چاہیئے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں اور کہدیتے ہیں کہ ہمیں پھوک مار دو کہ اولیاء اللہ بنجائیں اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے اور روحانی معراج پر پہنچ جائیں۔ اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے

**سینہ اور قلب پھونک سے پاک صاف نہیں ہوا کرتا**

کہ سب کچھہ دُکھوں اور تکالیف کے بعد ملجاتا ہے اور ضرور ملجاتا ہے مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان دنیا کے لیئے طرح طرح کے مصائب برداشت کرلیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو کہ پہر رات کے قریب اُٹھتا ہے ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اُٹھاتا ہے اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے نہ دن کو بلکہ بہت ہی مشکل کے بعد فصل پک بھی جاتا ہے اس وقت بھی اسکے حاصل کرنے کیلئے کیا کیا مصائب اُٹھاتا ہے اور اپنے عیال و اطفال سے علیحدگی اختیار کرکے اُسے کاٹتا اور اسکو حاصل کرنے کیلئے کیسے کیسے دُکھہ اُٹھاتا ہے اور اس دنیا کیلئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائیگی ملازمت پر مصیبت اور دُکھہ پر سہتا ہے تو کیا پھر

**جب فانی دنیا کیلئے اتنی کوشش کرتے ہو تو دین کیلئے اس سے بھی زیادہ کرو**

پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دُکھہ پر سہتا ہے تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسمیں کسی امتحان اور آزمایش اور محنت کی ضرورت نہیں؟ دین کیلئے ایسی توقع کرنا اور اسکو ایک بے دودھ کیطرح سمجھنا

**دین حلوہ بے دودہ نہیں**

کسیطرح بھی ٹھیک نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں غور کرو کہ اُنہوں نے دین کیخاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے اور کن کن دُکھوں میں وہ مبتلا ہوئے نہ دن کو آرام کیا نہ رات کو خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کردی۔ اور دین کیخاطر سر کٹوادئے مجھے اسوقت یاد آگیا ہے کہ ایکدفعہ آنحضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے کہ دوپہر کا وقت اور گرمی کا موسم ہتا سخت گرمی اور تپش تھی لو چلتی تھی۔ نیچے

# قرآن مجید مترجم مع فضائل القرآن و خواص القرآن

## و شان نزول و ربط آیات و تعبیر خواب و مسائل القرآن وغیرہ

جو آجتک ان تمام صفات کے ساتھ نہیں چھپا۔

**تصحیح** میں متن تیرہ[۱۳] مہری مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

**اوقاف** مطابق سجاوندی کبیر۔ گویا کہ تمام سجاوندی چڑھی ہوئی ہے۔

**ترجمہ**۔ زیر متن مقبول خاص و عام مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث و مفسر دہلوی

**تقطیع**۔ ۲۲-۲۹ چوصفحہ نہایت موزوں جسکے اٹھانے اور رکھنے میں دقت نہو۔

**خوشخط**۔ خوشنما۔ صاف جلی ایسا کہ ہر شخص بآسانی تلاوت کر سکے۔

### حاشیہ پر سات قسم کے مضامین مفید خاص و عام

**فضائل القرآن**۔ حدیث شریف سے سورتوں اور آیتوں کی خاصیتیں اور عمدہ عمدہ عمل امام غزالی امام یافعی اور دیگر بزرگوں با خدا اور اولیاء اللہ کی کتابوں سے بحوالہ و سند منبج ہیں۔

**تعبیر خواب**۔ ہر سورۃ کے شروع میں لکھدی گئی ہے۔

**شان نزول**۔ لباب النقول تفسیر خلیفہ در منثور وغیرہ سے۔

**ربط آیات**۔ ترجمہ سبق الغایات از مولانا محمد اشرف علی تھانوی سلمہ المولی۔

**موضح القرآن**۔ و فوائد القرآن۔ عمدہ عمدہ مفید حواشی باحادیث صحیحہ۔

**مسائل القرآن**۔ جس آیت کریمہ سے جو جو مسئلے نکلتے ہیں انکی تفصیل اور ائمہ کے مذاہب تفسیر احمدی اور اکلیل وغیرہ سے لباب۔

**اول** میں مجملاً قرآن مجید کے فضائل آداب تلاوت رموز اوقاف اور دیگر مضامین مفیدہ معہ **فہرست احکام القرآن**۔ بطور ابواب فقہیہ لکھے گئے ہیں۔ **آخر میں** تمام کلام مجید کا ایک نقش مع ترکیب اعمال جو نہایت جانکاہ محنت سے تیار ہوا ہے ثبت ہے اور سند کے لئے جانچنے والے عالموں حافظوں قاریوں کی مہریں اور کلام اللہ شریف کی سند حضور رب العالمین تک از حکیم امۃ مولنا محمد اشرف علی دامت برکاتہم۔

بس یہ کلام مجید خدا تعالی کی بے بہا نعمت و رحمت ہے اہل اسلام کا کوئی گھر اس سے خالی نہونا چاہئے ہدیہ بلا رنگ حنا للعہ[؟] معہ رنگ حنا للعہ[؟] جلد اور محصول اسکے علاوہ خاص شہر دہلی کے کل حضرات بیرونجات کو باستثناء دیگر ممالک مع محصول وغیرہ صہر[؟] بلا جلد پہنچتا ہوا ملے گا۔

**المشتہر**

**محمد یعقوب بیگ عفی عنہ دہلی بھوجلا پہاڑی گلی الاٹن**

---

## انتخاب تحریرات علماء کرام سلمہم السلام

**(۱) اشرف العلماء حضرت مولانا حاجی محمد اشرف علی صاحب تھانوی** دامت برکاتہم۔ میں نے قبل اس قرآن مجید مترجم و مفسر کے کوئی قرآن ایسا نہیں دیکھا جو باستثنائی ضروریات خاصہ اہل علم مثل صرف و نحو و بلاغت و اختلاف قرأت جسکے متکفل فنون درسیہ متعارفہ ہیں) عام مشترک مہمات قرآنیہ مثل توضیح مطالب وارتباط آیات و احکام مستنبطہ و اسباب نزول و خواص آیات و مضامین مندرجہ مقدمہ کو اس طرح جامع و حاوی ہو۔

**(۲) مولنا حاجی محمد مشتاق احمد صاحب** حنفی چشتی انبہٹوی مد فیوضہم۔ خاکسار نے اس قرآن شریف اور اسکے ترجمہ کی صحت اور اسپر حواشی اور بے بہا فوائد کو علاوہ مختلف مقامات کے پانچ پارہ تک تو خاص طور پر دیکھا بہتر پایا حواشی ایسے مفید اور نایاب دیکھنے مین آئے کہ آجتک کسی قرآن میں دیکھنے میں آئے۔

**(۳) حضرت مولوی وصیت علی** صاحب۔ واقعی امر حق امر یہ ہے کہ یہ قرآن شریف ان منافع خاص کے ساتھ اپنا نظیر آپ ہی ہے عوام کے واسطے تو مفید ہی ہے لیکن علما اور طلباء کو ایک خاص فائدہ بخشنے والا ہے

---

## قادیان اور ثناء اللہ کے لئے ندامت

ایک عرصہ گذرتا ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے قادیان کے ڈاکخانہ کی مہر کو تبدیل کرانیکی کوشش کی تھی اسوقت وہ تجویز معرض التوا میں رہی تھی اسپر ثناء اللہ کو الہامات مرزا میں فخر سے بیان کیا کہ باوجود کوشش کے قادیان کی مہر تبدیل نہ کرا سکے مگر اب سب سے زیادہ ندامت انہیں ہوگی جب وہ معلوم کرینگے کہ ایڈیٹر الحکم اپنی اس تجویز میں کامیاب ہو گیا اور مہر تبدیل کردی گئی ہے میں ڈاکخانہ کے اعلی افسروں کی توجہ فرمانیکا شکر گذار ہوں۔

**مولوی عبد اللہ صاحب حیدر آبادی تیما پوری** - ہر گست کو قادیان تشریف لاکر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے کئی وعظ بیان فرمائے۔ نہایت شوق اور جوش کیساتھ وعظ فرماتے ہیں حمایت اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی طرفداری اور اشاعت اسلام کا از حد شوق رکھتے ہیں یہ شوق تبلیغ وہ اپنا بذریعہ الہام الہی کہتے ہیں

## مین آپ کے اس جوش کی قدر کرتا ہون

یہ امر تو ظاہر ہے کہ الحکم کے کارخانہ مین مشینوں کے ذریعہ کام کرنیکی تجویز سود مند ہونیکی بجائے سخت نقصان رسان ہوئی ہے اگرچہ اس کے اسباب اور وجوہ کچھ ہی ہون مگر اسکی وجہ سے کارخانہ ایک خطیر نقصان کا زیر بار ہو گیا ہے جسکا اثر اخبار پر بھی پڑا۔ میرے محترم اور قدردان بھائی سید صادق حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ نے مندرجہ ذیل خط الحکم مین چھاپنے کے لیئے لکھا ہے:

اخویم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک عرصہ سے دیکھ رہا ہون کہ اخبار الحکم کی مالی حالت نہایت نازک ہے چونکہ الحکم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بےنظیر خدمات ادا کی ہین اس لئے مین دلی جوش کیساتھ یہ چند سطور پیش کرتا ہون براہ مہربانی آپ انکو اخبار مین چھاپ دین۔

### احمدی بھائیونکی خدمت مین ضروری التماس

آپ اس بات سے بخوبی واقف ہین کہ اخبار الحکم سلسلہ احمدیہ کا سب سے پرانا اخبار ہے اور اخبار نے اپنے زمانہ شروع سے ابتک اس سلسلہ کی قابل قدر خدمات سے احمدی قوم کو بہت سے دینی و دنیوی فائدے پہونچائے ہین پس اخلاقاً ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ اس مالی ابتلا کے زمانہ مین جہانتک ہو سکے ہم اسکا ہاتھ بٹائین اس غرض کی تکمیل کیلئے مین احمدی بھائیون سے کمال ادب کیساتھ درخواست کرتا ہون کہ الحکم کی امداد کے لیئے ہر مستطیع خریدار دو دو روپیہ چندہ ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجے۔ جو دو روپیہ چندہ دے سکتے ہین بھی بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ یہ چندہ قیمت اخبار کے علاوہ ہوگا۔

سید صاحب نے جس نیک اور ہمدردی کے رنگ مین دوسرے بھائیون کے خیالات کا اظہار الحکم کے متعلق کیا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ انکو جزا دے الحکم کی مالی اعانت خواہ کسی رنگ مین بھی ہو کرنا قوم کا فرض اور اسکے قبول کر لینے مین میرے لیے کوئی امر موجب شرم نہین۔ مگر الحکم اپنے آئین اور جائز وقار کو جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسے حاصل ہے ضائع کرنا نہین چاہتا جب سے الحکم جاری کیا گیا ہے وہ کئی مرتبہ اس قسم کی مشکلات مین سے گزر لیا ہے مگر الحکم کا کوئی سرپرست یہ نہین بتا سکتا کہ الحکم کی طرف سے اس قسم کا اپیل کیا گیا ہو جب صرف سلسلہ کا یہی ایک اخبار تھا اس وقت ایسے چندوں کے لئے اگر مین کوئی تحریک چاہتا تو وہ بزرگ جن کے ایک اشارہ پر ہزاروں جمع ہو سکتے تھے کر سکتے تھے مگر مینے کبھی پسند نہین کیا اور ایسی تحریک کبھی نہین کیگئی سید صاحب نے جو تحریک کی ہے وہ ہمدردی سے متاثر ہو کر اور ایک قومی اخبار کی جائز وقعت اور اسکی پوزیشن کے تحفظ کے لیئے کی ہے باوصفیکہ اخبار کی پوزیشن کو قائم رکھنے کے لیئے مین ویسا ہی ذمہ وار ہون جیسے دوسرے لوگ جو اسکے پڑھنے والے ہین اور جنہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے مین یہ جانتا ہوں بھی کہ ایسے چندے سے لیئے جاتے ہین اور انکی تحریکیں ہوتی ہین مین **اعلان** کرتا ہوں۔ کہ ایڈیٹر **الحکم** اس قسم کا چندہ لینے کے لئے ہرگز طیار نہین الحکم کی اعانت کرنیوالوں مین مین تین نام پیش کرتا ہوں نواب محمد علیخان صاحب قبلہ۔ منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ منشی ہاشم علیصاحب گرداور۔ منشی غلام رسول صاحب مہتمم۔ میر مردان علیصاحب حیدرآبادی اور مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی۔ برادرم محمد افضل مرحوم اور شیخ نور احمد صاحب ان بزرگوں نے وقتاً فوقتاً الحکم کی ضرورتوں کو محسوس کر کے مجھے مدد دی ہے اور ایسے طور پر کہ اگر آج الحکم کے ذریعہ مین ظاہر نہ کرتا۔ تو شاید کسی کو معلوم بھی نہین ہو سکتا تھا لیکن جہانتک میری یاد میری مدد کرتی ہے الحکم کے یوم اجرا سے لیکر آجتک کوئی شخص جرات سے نہین کہہ سکتا کہ الحکم نے اپنے لیئے کسی چندہ کی تحریک کی ہو؟

الحکم اپنی صاف گوئی کے لیئے مشہور ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اس کی جس ضرورت کو اسکے سرپرست محسوس نہین کرسکتے وہ اسکے لیئے دست سوال دراز کرے۔ مین اخبار کے ہر قسم کے دوستوں اور دشمنوں کو خوب جانتا ہون مجھے خدا تعالےٰ نے تیز حس دی ہے بعض ایسے بھی ہونگے جو سید صاحب کی اس تحریک کو میری کسی تحریک کا نتیجہ قرار دینگے مین نے بارہا بعض کے منہ سے سنا ہے کہ الحکم نے ۲۵ ہزار جمع کر لیا ہے مگر میری جمع کا علم حضرت خلیفۃ المسیح کو ہے۔

بہرحال سید صاحب نے اس تحریک کے ذریعہ کچھ شک نہین اپنی کمال درجہ کی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور مین اپنے مخلص دوستون اور الحکم کے سچے خیرخواہون مین اس بزرگ کے نام کا اور اضافہ کر کے خوش ہوتا ہون اور اسکے لیئے دعا کرتا ہون کہ انہوں نے میرے درد کو محسوس کیا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ مین اس تحریک کا عملدرآمد نہین چاہتا کہا جائیگا کہ جس حال مین اس تحریک کے عملدرآمد کی خواہش نہ تھی تو پھر اسکے اظہار کی کیا ضرورت تھی؟ اسکی ضرورت صرف اتنی ہی تھی کہ ایک صادق محب کی محبت کا اظہار ہو اور ان لوگون کو بتا دیا جاوے کہ کم از کم حس رکھنے والے بھی موجود ہین۔ مین الحکم کے سرپرستون کی اعانت چاہتا ہون۔ ایسی اعانت وہ اسکے لیئے جدید خریدار مہیا کر سکین اور اگر نہین تو اپنی جیب سے قیمت دین اور اس کی مفت اشاعت کرائین پھر وہ دیکھ سکین گے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے الحکم کا ایڈیٹر انکے لیئے کچھ خدمت کر سکتا ہے یا نہین ایسے عالی ہمت بزرگون کی ضرورت ہے اور پھر معلوم ہو جائیگا کہ کتنے دنون مین یہ درد کہ اخبار کے پڑھنے والونکو بعض نام ایسے ملینگے اور وہ دیکھین گے کہ وہ آگے بڑھیں گے اور الحکم کی اعانت کیلئے اس وجہ کو بھی اٹھانیکو طیار ہین مگر وہ کون ہونگے جو شاید اپنی کسی کارروائی کے لیئے نمائشی رنگ نہین رکھتے مین اگر یونہین لکھ دون کہ وہ الحکم کے کل نقصان

کو پورا کر دین تو مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ وہ کپڑے بیچکر بھی پورا کرنیکو طیار ہین مگر مین انہین ابتلا مین ڈالنا نہین چاہتا یہ میرے لیئے ابتلا ہے اس سے میری تمحیص منشار الٰہی ہے مین اللہ تعالےٰ کے فضل پر ہی بھروسہ کرتا ہون اور مین جانتا ہون کہ ایسا نہیں رہیگا اور ضرور نہیں رہیگا اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ یقینی وعدہ ہے ان مع العسر یسرا بڑے بڑے موت کے پنجوں سے الحکم نکلکر آیا ہے اور خدا تعالےٰ نے اسکی دستگیری کی ہے مینے نہ ان مشکلات کیوجہ سے بلکہ محض اپنی ذاتی اصلاح کے اغراض کو مدنظر رکھکر الحکم کے کام سے بالکل الگ ہوجانے کی درخواست اپنی نادانی سے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ کے حضور کی تھی۔ اور اصلاح نفس کا نسخہ پوچھا تھا تو اسکا جواب مجھے یہ ملا تھا کہ میرے سامنے عہد کرو کہ مین اس سے ہرگز الگ کبھی نہ ہونگا اور اگر تم میرے مرید ہو تو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا" پس مین اس تحریک کو آسمانی تحریک یقین کرتا ہوں مین اصلاح نفس کی تدبیر پوچھتا ہون میرا آمام مجھ سے یہ عہد لیتا ہے مین اسی عہد مین برکات کی روشنی کو دیکھ رہا ہون مشکلات کے بادل ہین اور خطرناک ہین مگر انکے نیچے میرے لیئے اور الحکم کے لیئے ایک بینظیر فضل اور رحمت ہے اس دل مین الحکم کے لیئے درد ہے وہ دعاؤن کے لیئے بھی آمادہ ہوتا ہے مگر منتظر ہے اسوقت کا جب پھوٹ کر دعا نکلے گی اسی سے بیڑا پار ہوگا وہ مجھے یقین دلاتا ہے کہ وہ ایسی دعا کر سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ غیب سے ایک ہی آدمی پیدا کر دے جو تمام مشکلات کو دور کرنیکے لیئے کھڑا ہو جائے مگر اسکے لئے ضرورت ہے مین اپنی حالت مین وہ بات پیدا کر دکھاؤن جو ایسی دعا کے لیئے جاذب نصرت ہو میری ہمدردی کے لیئے جب ایسا دل اور ایسا قوی ہاتھ آمادہ ہو پھر میرے لیئے گھبرانے کی کیا بات ہو سکتی ہے۔

مین ان مشکلات کا راز ہی اب سمجھتا ہون اور اس عہد کی حقیقت ہی اب منکشف ہوئی ہے۔ کہ مین خلیفۃ المسیح سے اصلاح نفس کا گر پوچھتا ہون اور وہ اخبار نویسی ہان الحکم نویسی کے نہ چھوڑنیکا عہد لیتا ہے گویا میری اصلاح اور میرا گوہر مقصود مجھے اسی راہ سے ملنے والا ہے پس مین ان مشکلات کے پیچھے اپنے محبوب کو پاتا ہون جو میری ان باتوں پر ہنسنا چاہتے ہین ہنسین جو اسکو ریا کاری اور دنیا سازی کی کلید قرار دیتے ہیں قرار دین مجھے انکا کوئی گلہ نہیں مگر وہ سب یاد رکھیں کہ الحکم اپنے اس زبردست موضوع اور اصول کو قطعاً نہیں چھوڑیگا کہ وہ کسی ایسے امر کے اظہار مین جسے وہ حق سمجھتا ہے رک سکے۔

بات لذیذ تھی اور درد کی تھی لمبی کر گیا بالآخر مین اپنے دلی دوست کی ہمدردی کا شکر گزار ہون۔ اللہ تعالےٰ اسے جزائے خیر دے۔ مجھے ایسی اعانت کی ضرورت نہین ضرورت ہے سو آدمیوں کی جو ایک سال تک کے لیئے الحکم کے ہر مہینے ایک ایک خریدار بہم پہونچائیں اور یا اپنی جیب سے دین اور وہ پرچے مفت شایع ہوں جو لوگ اس طریق پر الحکم کی اعانت کو آمادہ ہونگے مین انکے اس فعل کو دوسرون کی تحریک کے لیئے شایع کرنے مین عیب نہیں سمجھونگا ہان ایک اور طریق الحکم کی اعانت کا ایک اور بھی ہے کہ دفتر الحکم کی مطبوعات اور تالیفات کو خریدکر شایع کیا جاوے۔

بہرحال یہ نصرت اور اعانت اسی راہ سے آئے گی جس راہ سے میرا عزیز مولیٰ پسند کریگا۔ جسکے فضل کا مین ہمیشہ آرزومند ہون"

(ایڈیٹر الحکم از دہلی)

## معذرت

ایک اسلامی خدمت کے خیال سے مین کچھہ دنون سے دہلی مین ہون میری غیر حاضری مین انتظام مین نقائص کا پیدا ہوجانا ایک یقینی امر ہے اسلیئے اگر کسی صاحب کو الحکم یا پارہ نہ پہنچا ہو تو وہ مکرر لکھکر منگوالین وہ گھبرائیں نہیں انشاء اللہ وقت آتا ہے کہ وہ اپنے خادم الحکم کو پہلے کی طرح وفادار دوست اور قابل قدر ہمنشین پائیں گے"

{ایڈیٹر الحکم قادیان
از دہلی}

## "عزیز مبارک کی التماس

میرے عزیز ابن عم اور رشتہ کے فرزند مبارک اسماعیل نے نوجوانان سلسلہ کی خدمت مین ایک التماس لکھی ہے مین اس کو بہت ہی پسند کرتا ہوں اللہ تعالےٰ اس بچے کی اس تحریک مین برکت دے اور نوجوانان سلسلہ کو توفیق کہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں"

(ایڈیٹر)

ایز بقا احسان
نقاد واران
(مجھی) بین

# ایک ضروری التماس بخدمت
## نوجوانانِ سلسلہ احمدیہ

میری یہ التماس بڑی دیر کی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ایڈیٹر الحکم کے قادیان میں نہ ہونے کے سبب سے چونکہ اخبار دیر سے نکلا ہے اسلیئے اس میں بھی دیر ہوگئی ہے لیکن امید ہے کہ اب بھی خداتعالےٰ بسبب میری نیک نیتی کے اسکو ہرگز ضایع نہ کریگا میں یہان صرف ان نوجوانان کی خدمت میں التماس کرتا ہون جو کہ ابھی ایجوکیشنل سرکل مین کام کر رہے ہیں جس میں احمدی ماسٹرون کو بھی مخاطب کرتا ہون اور طالبعلمون کو مخاطب کرتا تو مین اس التماس کی اصلی غرض سمجھتا ہوں :-

سلسلہ احمدیہ کے نوجوان جو مدرسون اور کالجون مین پڑھتے ہین خدا کے فضل سے کچھ کم نہیں ہین ان مین سے اکثر نوجوانوں نے قادیان مین تعلیم نہیں پائی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ غیراحمدی طالب علمون کے اعتراضات کا جواب نہیں دیسکتے اور اپنی جواب نہ دینے کی کمزوری کو اپنے مذہب کی کمزوری سمجھتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے ایمان کو کمزور کر لیتے ہین آجکل کے غیر احمدی طالبعلمونکی صحبت کا اثر انکے دل پر بھی پڑجاتا ہے اور رفتہ رفتہ انکی ہاں میں ہاں ملاکر خود بھی انکے ساتھ شرارتوں اور مضحکہ آمیز باتوں مین حصہ لیتے ہین اور اپنے مذہب کی حمایت کا بیج انکے دل سے بسبب بری صحبت کے گندے پانی سے اسطرح بہ جاتا ہے جسطرح پتھر پر رائی کے دانے ہون۔ اور سخت بارش اور آندھی جو آوے تو تمام کو اڑالے جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ آجکل کے موسم گرما کی تعطیلات مین ہی میرے پیارے احمدی نوجوان فائدہ اٹھاوین۔

مین یہ نہیں کہتا کہ اپنے والدین کی ملاقات نہ کرنی چاہیئے انکو اپنی پیاری صورت دکھا کر انکی آنکھو نکو ٹھنڈا سرور نہ دو اور اپنے پیارے بہن بھائیوں کے پژمردہ دل کو شگفتہ کرو مگر دوستو! یہ بھی خیال رکھو کہ یہ محبت تو دنیا کی ہے اور دنیا میں ہی رہجاویگی۔ اس آخری امتحان مین اس مین سے کوئی بھی ہماری سفارش نہ کریگا مگر اکیلے ہی جانا پڑیگا پس کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس ساتھی کا بھی خیال رکھین جس نے ہمارے ساتھ اس عالم مین جانا ہے جہاں سے آجتک کوئی واپس نہیں آیا اے احمدی نوجوانو! خبردار ہو جاؤ تمپر تو حجت پوری ہو چکی تم مین تو خدا کا مرسل بھی آیا اور اس نے بھی اچھی طرح تمکو جزا اور سزا کے دنکا پتہ دیا ہے غیر لوگ اپنی ظلمت کے سبب سے کچھ کا کچھ بکیں مگر تمکو ہروقت خبردار ہی رہنا چاہیئے یاد رکھو تم اب اس رسول سے ناواقف نہین ہو بلکہ یہ تمہارے دلوں مین ٹھوسا گیا ہے کہ عاقبت کا فکر کرو اب بھی اگر تم سستی کروگے تو یاد رکھو تمکو ڈبل سزا ملیگی کیونکہ تمنے رسول خدا کی قدر نہ کی؛

شاید بعض کے دل مین یہ خیال ہو کہ دنیاوی علوم کے حاصل کرنیکے بعد دین بھی دیکھا جاویگا۔ ابھی تو فلاں امتحان دینا ہے اگر قرآن شریف اور حدیث کا مطالعہ کرینگے تو وقت جائیگا اور اسطرح سے پڑھائی ادھوری رہجائیگی۔ یہ خیال بہت ہی برا ہے افسوس ہے کہ ہم احمدی نوجوانوں میں ابھی ایسے خیال آتے ہین وہ بیعت کر چکے ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ اگر ہم بیعت کے شرائط کو توڑینگے تو خدا کا وعدہ ٹوٹ جاویگا۔ اے دوستو! یاد رکھو کہ اگر آج تم ان باتونکا خیال نہ کروگے جو دین سے تعلق رکھتی ہین۔ تو تمکو کبھی ایسا موقع نہ ملیگا پیارو! طالب علمی کی زندگی غنیمت سمجھو اسکے بعد تو پھر خانگی امور تمکو ایسے جکڑلینگے کہ رہائی مشکل ہو جاویگی کیا سرکاری ملازم یا دوسرے پیشہ ور احمدی صاحبان اس طرح سے پڑھ سکتے ہو جسطرح سے تم آجکل پڑھتے ہو پس یہ خیال کہ بعد مین دیکھا جائیگا بالکل غلط ہے۔ ابھی پھر جب ابا ابا ہونے لگی تو کدھر کی سوجھتی ہے۔

پس مین اپنے احمدی نوجوانوں کی خدمت میں جو کہ قادیان سے دور بیٹھے ہین بڑے زور سے التماس کرتا ہون کہ ہمارے پیارے امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے خلیفہ نے جسکے بارہ مین مسیح موعود نے یہ فرمایا تھا۔ ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

کالج کے طلباء کی التجا کو قبول کرکے بلکہ مین کہتا ہون کہ اپنی شفقت علیٰ خلق اللہ کو جوش مین لاکر جو کہ خدا کے مرسلوں اور انکے پیارونکا طریق ہوتا ہے قرآن شریف کو ابتداء سے شروع کرکے قبل از نماز ظہر درس دینا شروع کیا ہے اور دوسرا درس جو نماز عصر کے بعد ہوتا ہے حسب معمول جاری ہے لہذا ایک ایک جوان کو چاہیئے کہ اسوقت سے فائدہ اٹھاوین؛

اے دوستو! سرسبز وادیونکی سیر پہاڑ ونکا نظارہ ٹھنڈی ہوا کا ایک عجیب انداز سے چلنا پرندوں کی دلکش آواز طرح طرح کے پھول پتے تمہارے دلونکو کیا خوش کرسکتے ہین تمہارے دل کے زنگار کو اتارنیکے لیئے یہ کسی کام کے نہین ہیں جگہ بجگہ کی سیر اس ظلمت کو کب اٹھا سکتی ہے جو کمزوری ایمان کیوجہ سے ٹکڑہ ٹکڑہ دل پر چھا جاتی ہے آؤ اور ادھر آؤ اور چشمہ نور کے کنارے پر بیٹھو اور اپنے دلونکو اسکے منور پانی سے دھوؤ کیونکہ نور ہی ظلمت کو دور کر دیتا ہے؛

دوستو! تم مدت سے کوہ طور کا نام سنتے ہو آؤ اسکو بھی یہان دیکھ لو کہ خدا کی سچ مچ تجلی ہے یا نہیں گلشن احمد کے ان پرندوں کی صدائیں سنو جو اس چشمہ نور سے جو اسی پہاڑ کی چٹانوں سے نکلکر بہتا ہے۔ پانی پیتے ہیں اور پہاڑ کی چوٹی پر خدا کو پکارتے ہین دیکھو صبح کیوقت باد صبا اس چشمہ نور کے اثر کو کتنا زیادہ کرتی اور پرندوں کی صدائیں الٰہی دہلیز تک اسقدر کثرت سے پہنچاتی ہے کہ فرشتے خدا کی برکتون

کو اٹھانے سے عاجز رہجاتے ہیں۔

ابھی اگر کشمیر کی سبزی کو کیا دیکھتے ہو آؤ ہم بھی نئے سے نئے پودے دکھائیں جو گلشن احمد میں لگے ہوئے ہیں ابھی کشمیر کے چشموں کا ذکر چھوڑ دو وہ تو کیا سوکھے پرندوں کو پروبال دینگے ادھر آؤ ان پرندوں کو دیکھو جو چشمہ نور سے پانی پیتے ہیں اور کیسے موٹے تازے ہو گئے ہیں۔ ہائے افسوس کیا کروں وہ میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں جن میں چشمۂ نور گلشن احمد کی تعریف کروں۔ مجھے سخت افسوس ہوتا ہے کہ قوم کے نوجوانوں نے اس فرض کو پورا نہیں کیا جو امام زمان نے انکے سپرد کیا ہے۔ اور آج اس پیارے کی باتوں کی قدر نہیں کی جو کہ بیعت کے وقت سکھائی گئی تھیں بلکہ قادیان میں آنیکے علاوہ کوئی کسیطرف چلا گیا ہے کوئی کسی طرف یہ خیال کرنا کہ ہم بی۔اے یا ایم۔اے کی ڈگری لینے کے بعد دین سیکھیں گے محض خیالِ خام ہے۔ اے دوستو! آؤ ادھر کچھ سیکھو کیونکہ یہی موقع سیکھنے کا ہے۔ ایسی رخصتیں کب ہوتی ہیں یاد رکھو اگر آج تم خود نہ سیکھو گے تو اوروں کو کیا سکھاؤ گے آج اگر عمل نہ کرو گے تو غیروں کو اپنے سوکھے الفاظ سے کسطرح عمل کراؤ گے ادھر آؤ اور اپنے پیارے امام کی صحبت میں بیٹھو وہ امام جو رات دن تمہارے لیے دعائیں کرتا ہے وہ امام جو ماں باپ سے بھی زیادہ ہمدرد ہے وہ امام جو ہر طرح سے ہماری بھلائی چاہتا ہے اور وہ امام جس نے آخرت کو بھلا گراہ بتاتا ہے۔

دیکھو آج دنیا کا میدان خشک ہے دہریہ لوگ خدا کو نہیں مانتے مسلمان کہتے ہیں کہ خدا بول نہیں سکتا۔ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کو خدا بناتے ہیں ہندو لوگ پتھروں کو پوجتے ہیں غرضیکہ کوئی ایسی قوم نہیں جو خدا کو خوش کرے پیارو آؤ کہ یہ میدان تمہارے لیے خالی ہے دعائیں کرو کہ وہ خدا تم سے راضی ہو۔ وقت ہے کہ تم خدا کو خوش کرو تمہیں ہو کہ خدا کی جنتوں کے وارث بن سکتے ہو خدا نے اپنی سنت کو پورا کیا کہ مسیح موعودؑ کو بھیجا۔ اسکے بعد چشمۂ نور کو رواں کیا مگر افسوس کہ لوگوں نے قدر نہ کی وہ دوڑے دوڑے پھرتے ہیں کہ کہیں معرفت کا پانی ملے مگر ان کے پاس چشمۂ نور بہتا ہے۔ مبارک وہ جو اسکے پانی کو فائدہ اٹھاویں میرے پیارو! میں زیادہ کیا بیان کروں دل کا نالہ بشکل ندی رواں ہو گیا ہے آنند تو ہے کہ کھول کے لکھوں مگر شاید میری التماس کسی اور رنگ میں نہ چلی جاوے یہی کہکر بس کرتا ہوں کہ اپنی موجودہ زندگی کا فائدہ اٹھاؤ اور اپنے پیارے سچے خیر خواہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ اور وقت کو ضایع نہ کرو

من از ہمدردیت گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

ایک اور التجا بھی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میرے دل میں بہت ہی دین کا شوق ہے تمام صاحبان دعا کریں کہ اس عاجز کے دل میں یہ شوق ہمیشہ کے لیے مرتے دم تک قائم رہے۔ میں خود دعا کرتا ہوں کہ خدا میرے وجود کو بھی اپنی تابعداری کے لیے چنے اور ایسا ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا فرماویں۔ والسلام راقم

خاکسار مبارک طالبعلم اسلامیہ کالج لاہور ساکن قادیان

## اشاعت یا حفاظتِ اسلام

میں نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں عنوان بالا پر کچھ لکھا تھا اور یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسوقت حفاظت اسلام کا کام مقدم ہو رہا ہے مگر میرے عزیز ہمعصر ملت میں قاضی اکمل صاحب نے اس مضمون کے مفہوم کو سمجھنے میں غلطی کھا کر لکھدیا ہے کہ حفاظت اسلام کا کام چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اسلیے ہمیں صرف اشاعت کی کوشش کرنی چاہیے میں اس رائے کو نہایت سقیم یقین کرتا ہوں اگر مجھے اس سے غلط فہمی پھیلنے کا احتمال نہوتا۔ تو میں اسکے متعلق کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہ سمجھتا قاضی صاحب چونکہ عموماً بیمار رہتے ہیں اسلیے غالباً اسوجہ سے انہیں مغالطہ پیدا ہوا حالانکہ میں نے خود اس امر پر مبسوط بحث کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہے مگر ساتھ ہی کہا تھا کہ اسکے یہ معنے نہیں کہ ہمکو کچھ نہیں کرنا چاہیے کیا انہیں معلوم نہیں کہ قرآن مجید کی جمع کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا ان علینا جمعہ وقرانہ مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو وہ کیا ضرورت پیش آئی جو آپ کی خلافت یہ عظیم الشان واقعہ قرار پایا کیا وہ نہ سمجھتے تھے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

اگر ہم حفاظت اسلام کے خیال کو چھوڑ کر اشاعت اسلام کے فکر میں مصروف ہوتے ہیں تو اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں کہ ایک شخص ایک پانی کے حوض کو پُر کرنا چاہتا ہے اور اسکی ایک کھلی نالی کی تو پروا نہیں کرتا اور باہر سے لا لا کر اس میں پانی ڈالنے کی سعی۔ اور سر توڑ کوشش کر رہا ہے اسکا نتیجہ جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے عقلمند وہ ہے جو وقتی ضرورتوں کو شناخت کرے اسوقت ارتداد کا زور ہو رہا ہے ہم ایمان لاتے ہیں کہ اگر ایک مرتد ہوگا تو اسکی بجائے ایک قوم آئے گی لیکن مرتد ہونیکا موقعہ دینا اور محض اس وعدہ الٰہی کو مد نظر رکھکر کہ ایک کی بجائے قوم آئیگی سخت نادانی اور گناہ ہے بس میں قاضی صاحب کو برادرانہ اپنی رائے پر نظر ثانی کرنیکا مشورہ دیتا ہوں جو آگ ہندوستان میں لگی ہوئی ہے وہ بڑی خطرناک ہے اور اسنے ادنے درجے کے مسلمانوں میں بھی احساس پیدا کر دیا ہے۔ پہلے اپنوں کو مسلمان رہنے دو اور انکو مسلمان رکھنے کی کوشش کرو پھر باہر سے آنے کی بھی توقع ہو سکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی لیے دو کام تھے بحیثیت مہدی مسلمانوں کو مسلمان بنانا اور انکی اصلاح اور بحیثیت مسیح کسر صلیب

اور یہ کسر صلیب کا کام بجائے خود فتنہ دجال سے مسلمانوں کی حفاظت ہے اسپر غور کرینگے تو فایدہ ہو گا میں **اشاعت اسلام** کو سخت ضروری یقین کرتا ہوں اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اشاعت کرین مگر اسی اشاعت میں انہیں اس امر کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ اپنے گھر کے نکل کے عیسائی ہو جائیں یا آریہ بنجاویں خیر گھر سے شروع ہوتی ہے کیا یہہ ضرب المثل آپ کو معلوم نہیں **حفاظت اسلام** کے کام کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے ایسے لوگونکی ضرورت ہے جو ان علاقوں میں جہاں کے مسلمان اسلام سے محض ناواقف ہیں انہیں اسلام کی ہدایت اور تلقین کرین یہ آفت عام طور پر بڑھتی جاتی ہے اور ہم انکو جو ہمارے پاس ہیں چھوڑ کر ان کی فکر میں ہیں جو ہم سے دور ہیں اسی کو کہتے ہیں بیٹے کو چھوڑ کر اڑتوں کے پیچھے جانا یہ ضروری نہیں ہوا کرتا۔ کہ ہر معقول بات کی خواہ نخواہ مخالفت کیجاوے ایسے امور کی تائید کر کے متفقہ آواز سے قوم میں احساس پیدا کرنا چاہیئے سعادتمندی کی یہی راہ ہے

## ایڈیٹوریل نوٹس

**جنگ موقوف** آریہ سماج میں جو جنگ دہرم پال تو آریہ کیا تہہ شروع ہوا تھا اسکی مسدودی کا اعلان ہو گیا اور جنگ ہی موقوف نہیں ہوا۔ بلکہ اسکے ساتھ دونوں پارٹیوں کے باہمی ملاپ کی تجویزوں پر غور ہوگا اور آریہ سماج میں یہ سپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے گی۔ کہ جس طرح ممکن ہو دونو پارٹیوں کو باہم ملجانا چاہیئے جس جنگ کا نتیجہ صلح ہوا کو مفید ہی سمجھنا چاہیئے اس جنگ سے آریہ سماج کا یہ نشانہ جنگی مسلمانوں کو کوئی سبق دینا چاہتا ہے۔

**جنگ جوئی مذہب میں** مباحثات اور مناظرات

کی حقیقت تو مفقود ہو گئی اور اسکی جگہ نری لفاظی خشک جھگڑے اور سب و شتم باقی رہ گیا ہے جس سے کوئی فائدہ اور اثر مرتب نہیں ہو سکتا بلکہ بدزبانی اور ضدیت بڑہتی ہے اور مذہب کے نام پر سخت گوئی اور نفسانیت سے کام لیا جاتا ہے اس سے انسان کے اندر خود وہ حقیقت پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اپنی اندرونی بدکاریوں کو دور کرنے کی توفیق پا سکے اور محبوب حقیقی سے سچا تعلق پیدا ہو یہ ناقابل ذکر طریق ہرگز اس قابل نہیں کہ اسکا نام مذہب رکھا جاوے کیونکہ وہ بد اخلاقی تعصب اور ہٹ دہرمی سکہاتا ہے اور اسکی جڑ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ نری اپنی لفاظی سے کام لیتے ہیں انکے ہاتہہ میں ایک مردہ خدا ہے ورنہ حقیقی اور زندہ خدا سے تعلق ہو اور پھر انسان حقیقت سے دور اور ضدیت اور نفسانیت کا غلام ہو یہ سمجھ میں نہیں آتا آریوں کی بدزبانی اور یاوہ گوئی کی جڑ تو یہی جڑ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک مردہ اور محض ناکارہ خدا کو اپنا خدا بنا لیا ہے جو کوئی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا اسی لئے وہ تعصب اور خود غرضی کے جوش میں اندھے ہو کر وہ اُن اعلےٰ درجہ کی انسانی صفات کو کھو بیٹھے ہیں جو نوع انسان کی ہمدردی۔ شفقت اور رحم اور انصاف سکہلاتی ہے اور جو شخص انکے مذہب اور عقیدہ کا مخالف ہو اتنی ہی مخالفت کیوجہ سے اسکی جان مال اور آبرو کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اگر انکے متعلق کسی غیر قوم کے شخص کا کوئی کام پڑ جاوے تو اسکو بالکل نابود کر دینا چاہتے ہیں اسپر بھی وہ دیا اور دہرم کا پرچار کرتے ہیں۔

---

**اسلام اس سے پاک ہے** ایک مسلمان مسلمان کہلا کر اگر ضدیت اور نفسانیت

کو نہیں چھوڑتا۔ اور اسی قسم کی خراب عادت میں مبتلا رہتا ہے۔ تو وہ زیادہ مواخذہ کے نیچے ہے کیونکہ اسلام یہ نہیں سکہاتا بلکہ قرآن مجید نے فرمایا۔ **بلیٰ من اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن** یعنے اصلاح کے دو ٹکڑے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا میں ایسا محو ہو جانا کہ اپنی رضا چھوڑ کر اس کی رضا جوئی کے لیئے آستانہ پر سر رکھدینا اور دوسرے عام طور پر تمام بنی نوع انسان سے نیکی کرنا پس ہم کو اپنے مد نظر یہ اصل رکھنا چاہیئے اور کبھی اور کسی حال میں بھی اسکو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔

**جلسہ آرہا ہے** سالانہ جلسہ بہت قریب آرہا ہے اس کے متعلق ہمیں ابھی سے فکر کرنا چاہیئے اور اسی جلسہ کو زیادہ مفید اور موثر بنانیکے لیئے جہانتک میری طاقت میں ہے کوشش کرنی چاہیئے۔ مستقل فنڈ کیلئے گذشتہ سال جو تجویز منی کی تہی اور جسکو بالآخر جلسہ میں بالاتفاق پاس کر لیا گیا اسکی تکمیل کی طرف احباب کو ابھی سے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ضروری امور جو قابل غور ہیں ابہر قبل از وقت فکر کرنا مناسب ہوگا۔

**سادہ سنگت** سادہ سنگت اپنا کام خاموشی سے کر رہی ہے۔ سادہ سنگت کے ایک ممبر نے پیسہ اخبار میں سکھازم اور اسلام پر ایک زبردست اور طویل آرٹیکل لکھکر شایع کیا ہے۔ گورمکھی میں جو ٹریکٹ طبع ہوئے ہیں وہ تقسیم ہو رہے ہیں جو لوگ اپنے علاقہ کے سکھوں میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ وہ سکرٹری سادہ سنگت قادیان سے محصول کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں مگر اس مد کی اغراض کے لیئے کوئی روپیہ بھیجنا چاہیں تو وہ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کو بھیجیں جو اسکے امین اور سرپرست ہیں جنہوں نے حال ہی بابا نانک کی سوانحعمری کے چھاپنے کیواسطے اسکے کل اخراجات اسکے مصنف کو دیئے ہیں اور اس سے پہلے ایک مبسوط کتاب اظہار حق آپ ہی کے

## دہلی کے آریونکی مذبوحی حرکات

دہلی کے آریون نے جب اپنی بدزبانی اور یاوہ گوئی میں بہانتک ترقی کی کہ آخر انکے ایک واعظ ہری سنگھ کو ضمانت اور مچلکہ دینے کی ضرورت پڑی تو اونہوں نے اپنی اس شوخی اور بدلگامی کو چھپانے کے لیئے دہلی کے ایک نہایت ہی قابل اور معقول پسند احمدی واعظ میر قاسم علی صاحب کے خلاف اپنی سماج میں بیٹھکر بدزبانی کا الزام لگانا شروع کیا میر صاحب ایک متین اور مدلل تقریر کرنے والے لیکچرار ہیں آریونکی سخت بیانیون اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انکے شرمناک الزامات سن سن کر آخر اونہوں نے انکو جواب دینا شروع کیا اور دہلی کے تمام معزز مسلمان اور سناتنی بزرگ جانتے ہیں کہ انکے کلام مین تیزی نہیں ہوتی ہاں وہ آریونکی کتابوں اور انکے لیڈرون کے حالات اور کرتوتون سے واقف ہین چونکہ آریہ مہاشے انکے سامنے ٹھہر نہین سکتے اور انکی تازہ تصنیف صاعقہ ذوالجلال نے جو دہرمپال نو آریہ کے رسالہ ترک اسلام کے جواب مین لکھی گئی ہے آریوں کا منہ بند کر دیا ہے اسوجہ سے خصوصاً آریونکو میر صاحب سے دشمنی اور ضد ہے اور اسکو وہ اس ذلیل منصوبہ کے رنگ مین ظاہر کرنا چاہتے ہین میر صاحب کو ایک ایسے فرقہ کا ساتھ تعلق ہے جو اپنی بردباری اور رفق نرمی مین ضرب المثل ہے۔ اور جس مین گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور تاج برطانیہ کے قوانین کی عزت اور فرمان برداری ایک مسلمہ اصل ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واعظ اور اخبار نویس خدا تعالے کے فضل سے اور اپنے امام کی تعلیم کے ماتحت نہایت نرمی سے کام کرنیوالے مشہور ہین پھر میر صاحبکو اس طرح بدنام کرنیکی کوشش آریونکو بامراد نہیں کر سکتے وہ ایسے ذلیل اور ناپاک منصوبونکو چھوڑ دین۔ انکی معقول باتون کا جواب دلائل سے دین اور اگر یہ ہمت اور حوصلہ نہین تو اسلام پر نکتہ چینی اور اعتراضونکو بند کرین اسی مین انکے لیئے بہتری اور بھلائی ہے اگر وہ اپنی بدزبانیوں سے باز نہین آئینگے تو انکی گالیوں کا جواب گالیوں سے تو نہیں دیا جاویگا مگر ان کی کرتوتوں اور دیانندی مذہب کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جایگا۔ اسکو وہ بدزبانی کہیں یا جو انکا جی چاہے نام رکھیں بہرحال دہلی کے دیانندیوں کی یہ چال انکے لیئے مفید نہیں ہے۔

## اسلام پر ایک مصبر انگریز کی رائے

مغربی اخبار الملی مین مسٹر ایوان ملر کے "اسلام ایک متمدن اور بے تعصب مذہب ہے" کے عنوان سے دیئے ہوئے لیکچر کو چھاپا ہے جس کے بعض حصے یہ ہین۔

انصاف کیا جاوے تو عموماً تمام یورپ اور خصوصاً انگلستان اسلام کی عنایات عظیمہ کا مرہون احسان ہے کیونکہ اسی نے مغرب مین اپنی بے تعصبی کو رواج دیا ہے۔ اگر اسلامی اصولوں اور کلیسیائی اصولون مین فرق عظیم دیکھنا ہو تو انکی بے تعصبی کا مقابلہ اسپین کی اس وحشیانہ تعصب مذہبی سے کرنا چاہیئے جو اس نے میکسیکو۔ پیرو اور بولیویا وغیرہ شہرون مین مسلمانوں کے حق مین سرزد ہوا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک مصلح قوم تھے۔ فتنہ انگیز نہیں تھے انکا مذہب بقدر اصلاح و تغیر وہی مذہب تھا۔ جو انکے بزرگ پیغمبرونکا معمول علیہ تھا انکے دعوت اسلام کی اصولی بنیاد لا الہ الا اللہ یہ تھی جسکو لوگ دلچسپی سے سنتے اور قبول کرنے لگے اور انکے ساتھہی وہ ناپاک رسوم رفع ہونی شروع ہو گئیں جنپر اسلامی ضمیر ملامت کرتا تھا یہ لوگ آپکے رفیق اور دعوت اسلام مین مددگار بن گئے۔

اسلام کے آسانی سے پھیلجانیکی واضح ترین نظیر اسپین سے ملتی ہے جہاں اسلام سات سو سال تک پھلا پھولا اور اس ملک کستی مین شہرت و عزت و دولت و ثروت کے لحاظ سے بڑہ زمانہ اسکی زندگی کا سنہری حصہ ثابت ہوا جس میں یہ ملک یورپ بھر میں عقلی اور علمی روشنی کا مرکز سمجھا گیا تھا جب یہ دور ختم ہو گیا۔ تو اسپین کے تنزل اور رجعت کے دن آ گئے۔ اور اسپر ہمیشہ کے لیئے ضعف اور گمنامی کا تسلط ہو گیا اور ایک پہلو سے بجا یورپ عموماً اور اینگلو سیکسن کی جنس کا عنصر خصوصاً اسلام کا مرہون منت ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اسلامی روحانیت کا اثر یورپ کے مطلع کو نفس پرستی کے گرد و غبار سے پاک نہ کرتا تو مسیحیت کی دینی اصلاح محال تھی کیونکہ وہ انوار تہذیب جس سے یورپ کی قدیمی جہالت کی تاریکی دور ہوئی۔ اور تمام بر اعظم مین علمی و عقلی روشنی سے چکاچوند کا عالم ہو گیا۔ وہ محض اسلامی تعلیم کا کرشمہ تھا جو اسپین کو حاصل ہوا اور پھر اس سے یورپ بھر نے فیض اٹھایا۔ علاوہ ازین اسلام نے زبان اور خیال کی آزادی کو کافی مدد دی جو پادریت کے مصالح کے لیئے مقدمۃ الجیش سمجھی گئی پس اگر نصرانیت اپنی تمام صورتوں مین جیسا کہ عام خیال کیا گیا ہے۔ یہودیت کا لگایا گیا درخت ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اس دین کا نتیجہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوا یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول پر لوگونکو دعوت دی جسپر تمام دین اصلاح کا دارومدار ہے۔

## انجمن نعمانیہ لاہور کا بائیسوان سالانہ جلسہ

انجمن نعمانیہ لاہور کا بائیسوان سالانہ جلسہ اسکے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل منصفی لاہور مین بتاریخ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء بایام جمعرات جمعہ ہفتہ۔ اتوار ہونیوالا ہے جس مین بفضلہ تعالی مشاہیر علما مقررین۔ ناظمین شریک ہوکر حاضرین کو اپنے وعظ فیض بیان سے مستفید فرماینگے برادران اسلام اس محض دینی جلسہ مین جس مین کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کرین اور انجمن کی امداد قلمی درمی قدمی فرماکر ذخائر حسنات جمع فرماوین جو صاحب تقریری مضمون یا نظم بھیجنا چاہیں وہ قبل از ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء عنایت فرماوین اور جو صاحب شریک جلسہ ہوکر انجمن کی عزت افزائی فرمانا چاہیں وہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع معہ تعداد ہمراہیان سے ۱۵ اکتوبر تک

## صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ احمدی انجمنوں کے پاس بغرض اظہار رائے و منظوری بھیجا گیا ہے میں پہلے سے اس امر پر احمدی افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بجٹ پر کافی غور کریں اور ہر پہلو سے سوچیں اور دیکھیں کہ جو مدات خرچ کی دکھائی اور بتائی گئی ہیں ان میں سب سے اہم اور ضروری کونسی ہیں اور جسقدر خرچ انکے لیے تجویز کیا گیا ہے وہ کافی ہے یا زیادہ ہے۔ یاکم ہے صدر انجمن کی غرض بجٹ کو بھیجنے سے یہ نہیں ہے کہ وہ صرف ضابطہ پورا کرنیکے لیے ایسا کرتی ہے۔ بلکہ اسکی غرض مفید مشورہ اور مفید معلومات حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اسلیئے اگر انجمنیں صرف سرسری نظر سے یہ سمجھکر کہ صدر انجمن نے اسے منظور کر لیا ہے اسپر غور نہ کریں گے تو یہ انکا اپنا قصور ہے اور اس طرح پر وہ انجمن کی اس غرض کو جو بجٹ بھیجنے سے ہے مفقود کرنیوالی ٹھیرینگی ایساہی بجٹ کے انجمنوں کے پاس بھیجنے سے یہ غرض اور مطلب بھی ہے کہ انجمنیں اپنے ان قومی کاموں کے لیئے جو سلسلہ نے اپنے ہاتھ میں لے رکھے ہیں۔ اس رقم کے مہیا کرنیکا انتظام کریں جو اس سال کے لیئے مطلوب ہے جسکا کہ وہ بجٹ ہے۔ چونکہ اس دوسرے مقصد کے لحاظ سے انجمنیں یا سلسلہ احمدیہ کے جملہ افراد اخلاق اور مذہبی طور پر ان اخراجات کے پورا کردینے کے ذمہ وار ہیں جنکو کہ وہ منظور کرتے ہیں اسلیئے بھی انکا فرض ہے کہ وہ کافی غور کریں یہ سچ ہے کہ بجٹ جو انکے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ صرف اعداد کا ایک نقشہ ہوتا ہے۔ جسکے سمجھنے میں بھی بعض اوقات اونہیں دقت ہو سکتی ہے۔ مگر ابھی تک اس سے بہتر صورت میں پیش کرنیکی کوئی راہ سمجھ میں نہیں آئی اور نہ کسی نے پیش کی اسلیئے جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے صدر انجمن کے دفتر سے دریافت کر لیا جائے۔ غرض جہانتک ممکن ہو اسپر پورا غور اور مباحثہ ہونا چاہیئے مباحثہ سے میری غرض وہ لغو اور قابل نفرین طریق مراد نہیں جو تو میں میں کی صورت اختیار کرتا ہے بلکہ میری مراد یہ ہے کہ سوچ بچار سے کام لیا جاوے اور اس طرح پر احمدی انجمنیں اپنے فرض کو ادا کرینگی تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ تھوڑے سے غور سے یا تو اخراجات کو کم کر سکینگی اور یا اس روپیہ کے جمع کرنیکے لیئے ایک جوش پیدا کر سکیں گی دونو صورتیں قوم کے لیئے مفید ہو سکتی ہیں میں خود بھی بجٹ کے متعلق ایک تفصیلی ریویو لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور انشاءاللہ میں لکھونگا تاکہ عوام کے لیئے غور کرنیکے واسطے مدد ملے اور اخبارات کا یہ کام ہے کہ وہ عام لوگوں کو عام رائے پیدا کرنے میں مدد دیں پس اگر میری تحریر سے عوام کو بجٹ کے متعلق غور کرنے میں کوئی مدد مل سکی تو میں سمجھونگا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا لیکن اگر ان تحریروں کو سرسری نظر ہی سے دیکھا گیا۔ تو بھی مجھے کوئی افسوس نہ ہوگا آخر صدر انجمن احمدیہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے گی یا کم از کم میں فرض ادا کر چکونگا۔

بجٹ کے متعلق انجمنوں کی رائیں ۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء تک انجمن کے دفتر میں آجانی چاہئیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ کافی وقت گو ہو تاہم تھوڑا بھی نہیں اور آئندہ کے لیئے اگر بجٹ **جولائی** کے آخیر میں شائع ہو جایا کرے تو شاید زیادہ مفید نہ ہوگا اور اسطرح پر انجمنوں کے غور کرنے کے لیئے **دو مہینے** ایک کافی وقت ملجایا کریگا۔

انجمنوں کا فرض ہے کہ انکے جس اجلاس میں بجٹ پیش ہو وہ پورا اجلاس ہو اور ایکدن کے چند منٹوں یا گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اجلاس ہی میں اسکا فیصلہ نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ ایک اجلاس میں اسکے تمام پہلوؤں پر غور نہ کر سکیں تو دو تین دن متواتر اجلاس کر کے اسپر غور کریں اور نہ صرف غور کریں بلکہ اس امر کا فکر کریں کہ جسقدر رقم سال تمام کے اخراجات کے لیئے ضروری ہو گی اسکے پورا کرنیکے لیئے کیا انتظام کیا جاوے امید کیجاتی ہے کہ میری یاددہانی انجمنوں کو اپنے فرض سے آگاہ کریگی اور وہ سوچینگی کہ اس **اعداد کی فہرست** کے متعلق انکا کیا کام ہے۔ میں انشاءاللہ تعالےٰ اگلی اشاعت میں اسپر مفصل لکھونگا۔ وباللہ التوفیق۔

## پنجاب یونیورسٹی کے فیلوز

پنجاب یونیورسٹی کے ۸۰ فیلوز ہیں۔ جس میں ۴۴ ہندو ۱۰ انگریز اور ۲۶ مسلمان ہیں مسلمانوں کی اس کمی تعداد پر مسلمانوں کی شکایت بالکل درست اور بجا ہے اور ہز آنر لوئیس ڈین بالقابہ کا بحیثیت چانسلر یونیورسٹی اسپر توجہ فرمانا فرض منصبی ہے میں مسٹر معمر وکیل کی اس رائے سے بالکل متفق ہوں کہ مسلمان ۴۰ ہوں اسلیئے کہ صوبہ میں اسلامی عنصر غالب ہے اسکے ساتھ ہی میں یہ ظاہر کرنے سے رک نہیں سکتا کہ جسقدر مسلمانوں کی قومی درسگاہیں پنجاب میں ہیں آخر انکے طالبعلموں کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں جانا پڑتا ہے۔ اس درسگاہ کے ایسے ذمہ دار آفیسر کو جو تعلیمی معاملات سے دلچسپی رکھتا ہو پنجاب یونیورسٹی کے فیلوز کے سلسلہ میں آنا چاہیئے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمی انسٹیٹیوشن تعلیم الاسلام ہائی سکول ہر طرح سے اس قابل ہے کہ اسکا کوئی قائمقام پنجاب یونیورسٹی میں ہو جس کے ساتھ ایک **دینیات کا سکول** ایک گرل سکول اور تین برانچ سکول سردست ملحق ہیں۔ یہ امر کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کوئی شخص مقرر ہو۔ اسوقت طے ہو سکتا ہے۔ جبکہ پنجاب یونیورسٹی اس ضرورت کو محسوس کرے۔

## ایثار نفس

ایثار نفس کا نام ایک زمانہ سے ہماری زبان پر ہے۔ مگر زبان سے دل تک نہیں آتا۔ ظاہری اور نمائشی باتوں میں تو یورپ کی تقلید کے لیئے ہم بڑی خوشی سے آمادہ ہو جاتے ہیں مگر یورپ کی اصلی خصوصیت اور عمدہ کیرکٹر کی

متابعت کا ہم کبھی خیال ہی نہیں کرتے یورپ اپنے شریفانہ اطوار اور عادات سے نامور ہوا ہے کالر ٹائی کی چمک دمک نے اسکو نامور نہیں بنایا ہے ہماری کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے ہمارے خلاف کوئی فعل سرزد ہو تو زبان سے جسقدر ناگفتنی ممکن ہے اور ہاتھ میں جہانتک ناکردنی کی طاقت ہو کبھی اس سے دریغ نہ کرینگے لیکن یورپ کی یہ روش ہے کہ مسٹر نائل ڈھینگرا نے سر ولیم واٹلی جیسے نیک سگال شخص کو مارڈالا اور نماز جنازہ کے بعد مقتول کی بیوہ کیساتھ قاتل کیلئے بھی دعا کیجاتی ہے۔ ہم اگر کسی عام مصیبت میں مبتلا ہوں تو اپنی نجات کے سوا اور خیال ہی نہ آنیگا لیکن انگریزوں کی یہ کیفیت ہے کہ کپتان ٹینڈس قائمقام چیف انجینیر ریاست میسور دریائے کاویری پر کچھ کام کرا رہے تھے کہ انکی کشتی غرق ہو گئی اور وہ خود صحیح سلامت کنارہ پر پہونچ گئے تھے مگر ایک ہندوستانی ملاح کو ڈوبتے ہوئے دیکھکر پھر دریا کے اندر چلے گئے ملاح تو بچ گیا مگر آپ نہیں دریا کی موجیں بہا لے گئیں یہ ایثار نفس ہے جسنے انگریزوں کو ہندوستان کا مالک بنایا ہے جب تک ہم بھی اس شریفانہ کیرکٹر سے جو خود غرضی خود پسندی اور مطلب پرستی کی صورت میں ہم رکھتے ہیں ہم اتنے بڑے وسیع ملک کی حکومت کر سکتے ہیں؟

یہ کیرکٹر انگریزوں میں کہاں سے پیدا ہوا اسلام سے جسنے مسلمان کہلا کر اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا اور انہوں نے عیسائی اور لامذہب کہلا کر بھی انہیں اختیار کیا ایکدن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالٰے کے حضور انگریزوں کی کامیابی اور دائرہ حکومت کی وسعت پر گفتگو ہو رہی تھی آپ نے فرمایا قرآن مجید میں ایک اصل ہے اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اس جگہ کسی کی کوئی خصوصیت نہیں بتائی جو کوئی بھی مفید ہو اور نافع الناس ہو اللہ تعالٰے اسکی عمر میں اسکے کام میں برکت رکھدیتا ہے چہ انگریزوں کے نافع الناس ہونے کے متعلق کوئی مجھ سے پوچھے کہ ایک پیسہ کے کارڈ سے کہاں کہاں تک خبر آتی ہے میں کتابیں کے پڑھنے اور جمع کرنیکا شروع سے شوقین ہوں پریس کی ایجاد اور اس میں آئے دن کی ترقیوں اور پھر کاغذ کی کثرت اور ڈاکخانوں کی سہولت نے کیا آرام دیا ہے گھر بیٹھے بٹھائے جو کتاب چاہو دنیا میں کہیں چھپی ہو آجاتی ہے اس سے بڑھکر نفع کیا ہوگا؟ پھر میں تمہیں ایک اور بات سناتا ہوں جو بالکل عجیب اور نرالی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راستہ سے دکھ اور تکلیف کی چیزوں کو دور کرنا بھی ایک ایمان ہے اب بتاؤ کہ راستوں کی درستی اور صفائی کے لیے انگریزوں نے تو جدا محکمہ بنا رکھے ہیں سڑکوں کی نگرانی ہوتی ہے مرمت ہوتی رہتی ہے اور ایسے صاف اور درست راستے بنا دئے ہیں کہ ایک اندھا بھی بغیر کسی کیساتھ جہاں چاہے چلا جاوے پس اس ایمان کا ثمرہ ملنا چاہیے یا نہیں؟ اور بہت سی باتیں ہیں میں یہ کبھی نہیں مانتا کہ خدا تعالیٰ یونہی کسی قوم کو اپنا فضل اور برکت دے جن اسباب کے جو نتائج قدرت نے مقرر کردئے ہیں جو شخص بھی انسے کام لیگا وہ فائدہ اٹھائیگا۔ اور ان نتائج کا وارث ہو جائیگا اس میں مسلمان اور غیر مسلمان کا کوئی سوال نہیں کونین اگر بخار کو فائدہ کرتی ہے تو یہ نہیں کہ مسلمان کھائے تو مضر ہو اور عیسائی کھائے تو مفید ہو انگریزوں میں جسقدر بھی خوبیاں ہیں وہ سب اسلام کی خوبیاں ہیں انہوں نے انپر عمل کیا فائدہ اٹھایا ہمنے چھوڑ دیا ہمنے نقصان اٹھایا اور سب سے بڑھکر افسوس کے قابل تو یہ بات ہے کہ ہمیں اتنی بھی خبر نہیں رہی کہ یہ ہماری ہی گم گشتہ متاع ہے ہر خوبی کو ہم یورپ کی ایجاد سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ہماری ہی گم شدہ چیز ہوتی ہے یہ نتیجہ ہے اسلام سے ناواقفی کا یہ نتیجہ ہے۔ اپنی دینی تعلیم سے بے بہرہ ہونیکا اگر مسلمان اسطرف توجہ کرتے تو وہ حقیقت سے آشنا کیوں نہ رہتے؟



## جنازہ غائب

ہمارے سلسلہ احمدیہ میں سے ایک مخلص دوست بابو محمد مقبول صاحب رئیس دوینا نگر کی چھاونی نصیر آباد میں فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون لہذا تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کیجاتی ہے کہ دوست مرحوم کا جنازہ غائب ادا کریں وہاں احمدی چونکہ وہی شخص ہیں اور مخالف زیادہ اسلیئے دعا کریں کہ خدا وہاں کی جماعت کو زیادہ کرے (آمین)